© rasailojaraid.com

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ... آفتابِ دین وشریعت

پروفیسر خالد شبیر احمد

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا وجود ہمارے لیے رحمت خداوندی کا درجہ رکھتا تھا۔ اس گراں قدر سرمایہ کا چھن جانا ایک عظیم سانحہ ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اس سرزمین پاک و ہند کے عوام میں انگریزی سامراج کے خلاف جس ہمت اور شجاعت سے کام کیا ہے۔ اس کی مثال تحریک حُرّیت میں نہیں ملتی۔ انھوں نے انگریزی سلطنت کے خلاف ایک ذہن پیدا کیا پھر یہاں تک ہی محدود نہیں بلکہ عوام میں حکومت برطانیہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔ جب حریت پسندوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیے جاتے تھے۔ جب انگریزی رعب و دبدبہ عوام کے دل و دماغ پر مسلط ہو چکا تھا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے خیبر سے لے کر کلکتہ تک اور مدراس سے لے کر ہمالیہ تک ایک آگ لگا دی۔ ملک کی فضا کو انقلاب زندہ باد کی گونج میں تبدیل کر دیا۔ آپ کے ان تھک ارادوں کے سامنے کوئی طاقت نہ ٹھہر سکی اور چند ہی برسوں میں اس دھرتی کے لوگوں میں عظیم جذبہ حریت پیدا کر دیا۔ اس میدان میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمتہ اللہ علیہ کا ''البلاغ'' و ''الہلال'' مولانا محمد علی جوہر کا ''ہمدرد'' و ''کامریڈ'' مولانا ظفر علی خان کا ''زمیندار'' اور شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی قوت گفتار یہ سب یکساں درجہ رکھتے ہیں بلکہ یوں کہنا مبنی بر حقیقت ہوگا کہ وہ دیہاتی اور غیر ترقی یافتہ علاقے جہاں لوگ ان پڑھ اور اخباری دنیا سے ناواقف لوگ تھے، ان تینوں بزرگوں (مولانا آزاد، مولانا جوہر اور مولانا ظفر علی خان) کی سرتوڑ کوششیں اپنا اثر پیدا نہ کر سکیں وہاں بخاری کے زمزمے فضا میں گونج گئے۔ یہ تینوں حریت پسند عظیم رہنما جو کام اپنی قلم سے سرانجام دیتے رہے وہی کام یہ مردِ مجاہد یہ بطل حریت اپنی قوت گفتار سے سرانجام دیتا رہا۔ تحریک ترکِ موالات، تحریک خلافت ہو یا پھر تحریک کشمیر، تحریک نمکین، تحریک ختم نبوت، تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ (۱۹۳۹ء) امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی آزاد آواز صور اسرافیل کی طرح ہر بار پورے ملک کے اندر گونج گئی۔ لاکھوں مجاہدین اپنے اس محبوب اور سرفروش رہنما کی آواز پر سر بکف اپنے گھروں سے نکل پڑے اور پورے ہندوستان میں انگریز سامراج کی جیلوں کو بھر دیا۔

حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کے کام اور انداز اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کے جذبہ اور ولولۂ حریت کا اندازہ آپ اس ایک تاریخی کارنامے سے لگا سکتے ہیں کہ جب ۱۳؍ مارچ ۱۹۳۰ء کو ملک کے اندر انگریزوں کے خلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تحریک نمکین شروع ہوئی تو حضرت شاہ صاحب نے اپنا طوفانی دورہ لاہور سے شروع کیا۔ لاہور سے چل کر یہ بطل حریت امرتسر، جالندھر، لدھیانہ میں اپنے نعرہ ہائے حریت سے فضا کو مسحور کرتا ہوا سہارن پور پہنچا یہاں سے پھر امروہہ پورا یوپی۔ سی پی کو روندتا ہوا بہار میں داخل ہوا اور یہاں سے پھر بنگال میں دیناج پور کے مقام میں اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کر دیا اور گرفتاری کے وقت ایک تاریخی فقرہ کہا کہ ''میں نے پورے ہندوستان کی سرزمین کو انگریزوں کے خلاف کھڑا کر دیا ہے اور اب آگے سمندر ہے لہٰذا اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کرتا ہوں''۔

یاد رہے کہ لاہور میں پہلے ہی خطاب سے ہندوستان بھر کی پولیس آپ کو گرفتار کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتی رہی لیکن آپ پولیس کو جل دے کر آگے نکل جاتے کہیں پر بھی ہندوستانی پولیس آپ کو گرفتار نہ کر سکی۔

رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کے فرزند جناب عزیز الرحمٰن لدھیانوی اپنی کتاب ''رئیس الاحرار اور ہندوستان کی جنگ آزادی'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''کہ اس سارے دورے میں حضرت شاہ صاحب کی تقریروں سے متاثر ہو کر ایک لاکھ سے زیادہ فرزندان توحید نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کیا''

کانگریس کے سب سے بڑے رہنما پنڈت موتی لعل نے کہا:

''اس تحریک نمکین کی کامیابی کا سہرا صرف سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے سر ہے''

یہ تھا حضرت شاہ صاحب کے کام کرنے کا انداز اور جذبہ کہ جس کے آگے ہندوستان جیسے وسیع ملک کے طول و عرض سکڑتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک سیلِ رواں تھا کہ جس کا روکنا حکومت کے بس کی بات نہ تھی۔ جس کے آگے گورنمنٹ کی تمام تدبیریں خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی رہیں۔ آسمان حریت پر امیر شریعت کا نام نامی درخشندہ ستارے کی طرح ہمیشہ روشن اور منور رہے گا اور آنے والی نسلیں اس بطل حریت کے احترام میں اپنی گردنیں خم کرتی رہیں گی۔

وہ دیوانے آزادی کے تھے کون کہ جانوں پر کھیلے ۔۔۔ کنجشکِ حریت کو کس نے شہپر باندھا شہباز کیا

حضرت شاہ صاحب کہا کرتے تھے کہ دنیا میں مجھے ایک چیز سے محبت ہے اور ایک چیز سے نفرت، قرآن سے محبت اور انگریز سے نفرت۔ دراصل آپ کے اس ارشاد میں آپ کی زندگی کے دو بڑے مشن اور نصب العین پوشیدہ تھے جن کو کامیاب بنانے کے لیے آپ نے اپنی زندگی کے تقریباً دس سال قید افرنگ کی نذر کر دیے۔

(اوّل) انگریزوں کی غلامی کے خلاف آواز اور انگریزوں کے حامیوں کی سرکوبی۔

(دوم) منکرین عقیدہ ختم نبوت، قادیانیوں کی سرکوبی اور ان کا تعاقب۔

چنانچہ جہاں تک آپ کے دوسرے نصب العین کا تعلق ہے اس میں صاف نظر آتا ہے کہ آپ کو حضور اکرم صلی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات سے عشق تھا آپ فرمایا کرتے تھے '' خدا کے بارے میں جو چاہے کہو لیکن یاد رہے کہ وہ ذات مجھ سے بھی اپنے سب سے بڑے دشمن کو ذلیل وخوار کرسکتا ہے لیکن حضور اکرم کے بارے میں گستاخی کرنے والی زبان گدی کھینچ لی جائے گی۔ پھر یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ کیا ہوگا۔ پھر جو ہوگا وہ دیکھا جائے گا۔ وہ عقیدے کا معاملہ ہے اور یہ عقیدت اور عقیدت تم جانتے ہو کیا ہوتی ہے۔'' پھر آپ کی زندگی سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس گوشے سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوئی زبان حرکت میں آئی آپ کے جذبات واحساسات میں ایک کھلبلی سی مچ گئی اور آپ اس کے خلاف سپر ہو گئے پھر کبھی یہ نہیں دیکھا کہ مخالف کتنا بڑا اور طاقت ور ہے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

غرض آپ مخالفین اسلام کے لیے دو دھاری تلوار تھے جو ہمیشہ کفر و باطل کی طاقتوں کے سر پر لٹکتی رہی۔ آپ آسمانی بجلی تھے جو منکرین ختم نبوت پر عذاب الٰہی بن کر گری اور کام کر گئی۔ آپ کی للکار، آپ کی گفتار اور آپ کے کردار کے آگے بڑے بڑے فرعون نہ ٹھہر سکے۔ آپ کے عزم واستقلال کی قسمیں صدیوں تک کھائی جاتی رہیں گی۔ آپ حق گوئی، بہادری، شجاعت، خودداری اور غیرت کی ایک جیتی جاگتی تصویر تھے جواب بھی لاکھوں انسانوں کے دل ودماغ پر نقش ہو کر انھیں دین کے لیے کچھ کر گزرنے پر اکساتی رہتی ہے۔ اس لیے بھی کہ ہزاروں مشکلات ومصائب آپ کے پائے استقلال میں تزلزل پیدا نہ کرسکے۔ بڑے سے بڑا لالچ آپ کو آپ کے مقصد عالی سے جدا نہ کرسکا۔ شاہوں کے گریبانوں سے کھیلنے والا یہ مردِ درویش وحق پرست، جس نے بڑے وقار اور تمکنت سے شاہی شان وشوکت کے رخسار پر طمانچے مارے آج اسے اس جہان فانی سے رخصت ہوئے چھپن سال بیت گئے جس کے ساتھ تاریخ پاک وہند کا وہ دور بھی ختم ہو گیا جو آپ کی انوکھی خطیبانہ خوبیوں اور آپ کے عزم واستقلال سے روشن ہے۔

آپ ہمارے درمیان نہ رہے تو کیا۔ آپ کا نام آپ کا کام اور آپ کا حسن کلام ہمیشہ زندہ وباقی رہے گا۔

اس پختہ حقیقت سے مگر کس کو مفر ہے محفوظ نہیں دام اجل سے کوئی جان دار
ادنیٰ ہو کہ اعلیٰ ہو ولی ہو کہ پیغمبر اس راہ سے گزرنا ہے ہر شخص کو اک بار

© rasailojaraid.com